Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ [illegible] پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۷ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ھ | ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش | ۱۵ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۳۷

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جو انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب پر ہی بھروسہ کرے وہ شرک کرتا ہے

یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن کریم کی تعلیم کے صریح خلاف ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق ۴)

ترجمہ:۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ (بخاری)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں (یعنی اس کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب ہی پر جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اُس کے اصل مقصد سے دُور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مر جاتا یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا بُرا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اِس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائیداد یا اور اسباب و احباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے بکلّی دُور جا پڑے یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ اور فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور فرمایا مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ"

(ملفوظات جلد سوم ص۸۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ نزلہ زکام کھانسی اور گلے میں شدید درد کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ضروری اعلان

قادیان میں حمائل کی طرز پر قرآن کریم مع تحت اللفظ ترجمہ شائع ہوا تھا یہ ترجمہ حضرت علّامہ میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا ہے حاشیہ پر نہایت مفید تفسیری حواشی بھی دئے گئے ہیں۔

اِس حمائل کے دو تین نسخوں کی فوری طور پر ضرورت ہے جن احباب کے پاس یہ حمائل اچھی حالت میں موجود ہو وہ براہِ مہربانی فوری طور پر نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

عہدیداران اور احباب کی خاص اور ذاتی توجہ کے لئے ایک دفعہ پھر یاددہانی کیلئے درخواست ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ ختم ہونے میں اب صرف ایک ماہ باقی ہے وصولی کے لئے آپ دن رات تگ و دو کر رہے ہوں گے۔ ہر ایک وعدہ کنندہ سے اس کے کل وعدہ کا ۵/۱۵ حصہ انشاء اللہ وصول ہو جائے گا۔ آپ نے پہلے بھی تعاون فرمایا ہے اب بھی مجھے یقین ہے اس میں کوئی کمی نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم مصلح موعود

۲۰ فروری کو تین بجے سہ پہر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ربوہ کی بہنیں اور ناصرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت ...

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ر ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۱۵ر تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کو عطا ہونے والا سب سے بڑا انعام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعمال صالحہ بجا لانے والے مومنوں اور مومنات کے متعلق کہا ہے کہ وہ انہیں اپنی رحمت سے نوازے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"

(التوبہ آیت ۷۱)

ترجمہ:۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں کہ اللہ ضرور ان پر رحم کرے گا۔ اللہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس سے اگلی آیت میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کس کس رنگ میں ظاہر ہوگی۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ ان مومنوں اور مومنات کو انعامات عطا کرے گا اور ان انعاموں میں ایک سب سے بڑا انعام بھی شامل ہے اور وہ ہوگا رضائے الٰہی کا حصول۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں ملنے والے انعاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ"

(التوبہ آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنّات کے وعدے کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (اس نے) ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا (بھی وعدہ کیا ہے) اور ان کے علاوہ اللہ کی رضا مندی سب سے بڑا انعام ہے (جو ان کو ملے گا) اور اس کا ملنا (بہت) بڑی کامیابی ہے۔

وہ مومن جنہیں یہ سب سے بڑا انعام عطا کیا جاتا ہے یعنی اللہ جن سے راضی ہو جاتا ہے اور جو اللہ سے راضی ہو جاتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا گروہ قرار دیا ہے اور انہیں کامیابی کی بشارت سے نوازا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"

(المجادلہ آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ یہی (وہ مومن) ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے کلام بھیج کر ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ وہ اللہ کا گروہ ہیں (اور) سن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کو سب سے بڑا انعام اس لئے قرار دیا ہے کہ اس کے حصول کے بعد مومنوں کو دوسرے انعامات از خود عطا کئے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جسے رضاء الٰہی حاصل ہو جائے اُسے کسی اور انعام کی خواہش باقی نہیں رہتی لیکن خدا جس سے راضی ہو جاتا ہے وہ دنیا پر اس حقیقت کو آشکار کرنے کے لئے کہ میں اس سے راضی ہوں اور یہ مجھ سے راضی ہے اپنے ایسے بندہ کو از خود دوسرے انعاموں سے بھی ضرور نوازتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ تمام تر کوشش اس بات کی کرے کہ اُس کا خدا اس سے راضی ہو جائے اور وہ اپنے اُن بندوں سے راضی ہوتا ہے جو اُس کی قضاء و قدر پر راضی ہو جاتے ہیں یعنی مصیبتوں اور دکھوں کے وارد ہوتے پر کوئی حرف شکایت زبان پر نہیں لاتے بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ ان کے خدا نے انہیں آزمائش کے قابل سمجھا ہے۔ بقول سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا ہر دم اور ہر آن یہی شعار ہوتا ہے ؎

"ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو"

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رضائے الٰہی کے حصول کو اپنا مقصد بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقی مسلمان کا یہ مقصد نہیں ہوا کرتا کہ اس کو خوابیں آتی رہیں بلکہ اس کا مقصد تو ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے اور جہاں تک اس کی طاقت اور ہمت میں ہے اس کو راضی کرنے کی سعی کرے ...... مومن کبھی ان باتوں کو اپنی زندگی کا مقصد تجویز نہیں کرتا کہ اسے خوابیں آنے لگیں یا کشوف ہوں یا الہامات ہوں۔ وہ تو ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ کے مقادیر اور قضا سے راضی ہو جانا بھی سہل امر نہیں۔ یہ ایک مشکل اور تنگ راہ ہے اس سے ہر کوئی گزر نہیں سکتا۔

جب انسان ان اغراض کو مدنظر رکھے گا کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے اور وہ خدا تعالیٰ سے راضی ہو جاوے اور متقی اور خالص مومن ہو کر اعمال صالحہ بجا لاوے تو ایسے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو معاملات ہوا کرتے ہیں اور جو سلسلہ اللہ اس کی جاری ہے۔ وہ اس کے ساتھ بھی ضرور ہوگا۔ اس کی خواہش کی حاجت ہی کیا۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ...... اصل بات یہی ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی خالص محبت سے اس طرح لبریز ہو جاوے جیسے کہ عطر کا شیشہ بھرا ہوا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے۔ یہ مراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی مراد نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے ایسا قرب اور تعلق ہو کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کا تخت گاہ ہو تو یہ ناممکن ہے کہ یہ اس کے انوار و برکات سے مستفیض نہ ہو اور اس کا کلام نہ سُنے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص ۹۴، ص ۸۵)

○

چندہ وقفِ جدید کے بارے میں ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت انجمن احمدیہ وقفِ جدید میں چندہ وقفِ جدید "دفتر بالغان" اور چندہ وقفِ جدید "دفتر اطفال" کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان دونوں چندوں کی رپورٹ بھی علیحدہ علیحدہ پیش کی جاتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تمام مقامی جماعتوں میں بھی ان دونوں چندوں کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جائے اور مرکز میں وعدہ جات اور وصولی کی رپورٹیں بھی الگ الگ فارموں پر (جو کہ جماعتوں کو بھجوائے جا رہے ہیں) بھجوائی جایا کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

(تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء)

(۵)

ناموافق اور ناساعد حالات میں اور بے کسی کے عالم کی یہ پیشگوئی کس شان اور خوبی سے پوری ہوئی۔ جماعت کی تعداد ایک کروڑ تک جا پہنچی۔ کروڑوں روپیہ اشاعت اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کے پھیلانے اور حق وصداقت کا پیغام پہنچانے اور لاکھوں مہمانوں کی خدمت کے لئے خدا تعالیٰ عطا کر رہا ہے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں مکانات اور مساجد مراکز سلسلہ کے علاوہ دنیا جہان میں تعمیر ہو کر وَسِّعْ مَكَانَكَ کی تصدیق کر رہی ہیں۔ جماعت کا جلسہ سالانہ جو ۱۸۹۱ء میں شروع ہوا۔ اور جس میں اس وقت صرف ۷۵ آدمیوں نے شرکت کی۔ پھر ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے قبل کے آخری جلسہ میں دو ہزار کے قریب آدمیوں نے شرکت کی اور جب حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ اول کا زمانہ آیا تو آپ کے زمانہ کے آخری جلسہ میں جو ۱۹۱۳ء میں ہوا مہمانوں کی تعداد جو جلسہ میں شریک ہوئی تین ہزار سے کچھ اوپر تھی۔ آج جبکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ابھی ایک صدی بھی پوری نہیں گزری جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد بشمول احباب ربوہ ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئی۔ یہ صرف جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ہے۔ جماعت کی تعداد جب کہ ۱۸۸۹ء میں صرف "ایک" تھی۔ اب ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ اور چند آنے اور دو آنیاں اور چونیاں جب چندہ میں آتی تھیں خدا کے مونہہ سے نکلے ہوئے ۱۸۸۳ء کے یہ الفاظ

"میں تمہاری مدد کروں گا"

کس شان سے پورے ہوئے۔ کروڑوں روپے مالی نصرت کے طور پر آئے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ جو شخص اکیلا تھا۔ اور انتہائی مخالفتوں کا اسے سامنا تھا اس کی یہ پیشگوئی اس شان سے پوری ہوگی کہ لوگ دور دراز سے آپ کے پاس آئیں گے، حتی کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ اور وہ مالی نصرتیں نصیب ہونگی جو کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ ہونگی اس حالت کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان اشعار میں خوب کھینچا ہے آپ فرماتے ہیں

[illegible]و خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پاکے شہرۂ عالم بنا دیا
جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایت سے نہ دی
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
میں تھا غریب وبے کس وگمنام وبے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

غیر از جماعت احباب کی طرف سے پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا اعتراف

جس شان اور حیرت انگیز طور پر خدا کے برگزیدہ مامور اور اسلام کے مسیح موعود کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں ان کی صداقت وحقانیت کی تو بعض غیر جانبدار مخالفین احمدیت نے بھی تسلیم کیا۔ اور ان کے پورا ہونے کی شہادت دی۔ چنانچہ مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی جالندھری نے تقسیم ہند سے پہلے ایک رسالہ اظہار حق کے نام سے لکھا تھا جو امرت سر تقدیر پرنٹنگ پریس میں چھپا۔ اس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی ایک پیشگوئیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھا۔

"بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں جو حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں اور ان کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص کئی سال پہلے ایسی غیر المعقول باتیں کہہ دے۔ جن کی نسبت بظاہر کوئی قرائن موجود نہ ہوں۔" ص۸

کسی قدر مزید تفصیل لکھنے کے بعد اس حقیقت کا اعتراف یوں کیا۔

"ان واقعات کے متعلق اس امر کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کو ضرور اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی کا شرف حاصل تھا۔"

(اظہار حق ص۱۶)

پھر مرزا حیرت دہلوی ایک مسلمان محقق اور مشہور راہ نما تھے۔ باوجود احمدی نہ ہونے کے انہوں نے بھی اس بات کو تسلیم کیا کہ آپ کی پیشگوئیوں کی سچائی نے آپ کو ترقی اور عروج کے انتہائی مقام پر پہنچایا۔ اپنے اخبار "کرزن گزٹ" میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا کہ

"آپ کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے۔ اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا۔ اور ترقی کے انتہائی عروج پر پہنچ گیا۔"

اسی طرح پروفیسر غلام جیلانی برق نے اپنی کتاب "حرف محرمانہ" کے صفحہ ۳۲۰ پر لکھا۔

"آپ کی بعض پیشگوئیاں پوری بھی ہوئیں جن میں سے اہم لیکھرام اور احمد بیگ کی وفات مدت معینہ میں ہے بعض مناظرین نے انہیں بھی جھٹلانے کی کوشش کی ہے لیکن ان کے دلائل اطمینان بخش نہیں۔ اور ہمیں ان سے اتفاق نہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد ان غیبی خبروں اور پیشگوئیوں کے کرنے سے کیا تھا؟ بے شک ان پیشگوئیوں کے پورا ہو جانے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی بھی کھلے کھلے طور پر ثابت ہوتی ہے لیکن آپ کا مشن اور آپ کی بعثت کا مقصد حضرت رسول اکرم خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا میں غالب کرنا مقصد اور اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنا تھا۔ اور حضرت بانی اسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور آپ کی دائمی زندگی کو دنیا میں اجاگر کرنا تھا۔ اس غرض کے لئے آپ نے ہر قسم کی تکلیفیں اٹھائیں۔ دکھ برداشت کئے۔ اذیتوں کا سامنا کیا۔ اور ہر قسم کی گالی گلوچ کو برداشت کیا۔ تاکہ آپ کے آقا کا حسن واحسان دنیا میں ظاہر ہو۔ اور اسلام کا بول بالا ہو۔

آپ فرماتے ہیں ؎

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

دنیا کے مذاہب پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے اور حضرت خاتم الانبیاء کی دائمی زندگی کے ثبوت میں آپ کو مختلف آسمانی حربے عطا کئے گئے۔ انہی آسمانی حربوں میں سے ایک کارگر آسمانی حربہ پیشگوئیوں کا تھا۔ جو ہزاروں کی تعداد میں آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیں تا اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام سید الانبیاء خاتم الاصفیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اکملیت اور علو مرتبت کا اظہار ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے۔ کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے اوپر اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے دل پر کھل رہی ہیں۔ ہزارہا دعائیں آپ کی قبول ہو چکی ہیں۔ اور تین ہزار سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکا ہے۔ ہزارہا معزز اور متقی اور نیک بخت آدمی اور ہر قوم کے لوگ میرے نشانوں کے گواہ ہیں۔ اور تم خود گواہ ہو اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر کوئی سخت دل عیسائی یا ہندو یا آریہ میرے ان گزشتہ نشانوں سے جو روز روشن کی طرح نمایاں ہیں انکار کر کے اور مسلمان ہونے کے لئے کوئی نشان چاہے اور اس بارے میں بغیر کسی بیہودہ حجت بازی کے جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بدنیتی کی بو پائی جائے۔ سادہ طور پر یہ اقرار بذریعہ کسی اخبار کے شائع کر دے کہ وہ کسی نشان کے دیکھنے سے گو کوئی نشان ہو۔ لیکن انسانی طاقتوں سے باہر ہو اسلام کو قبول کرے گا۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہ ہوگا۔ کہ وہ نشان کو دیکھ لے گا۔ کیونکہ میں اس زندگی میں سے نور لیتا ہوں جو میرے نبی متبوع کو ملی ہے کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ اب اگر عیسائیوں میں سے کوئی طالب حق ہے۔ یا ہندوؤں اور آریوں میں سے سچائی کا متلاشی ہے تو میدان میں نکلے۔ اور اگر اپنے آپ کو سچا سمجھتا ہے تو بالمقابل نشان دکھلانے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ لیکن یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ بدنیتی سے بیچ در بیچ شرطیں لگا کر بات کو ٹال دیں گے۔ کیونکہ ان کا مذہب مردہ ہے اور کوئی ان کے زندہ فیض رساں موجود نہیں۔ جس سے وہ روحانی فیض پا سکیں اور نشانوں کے ساتھ چلتی ہوئی زندگی حاصل کر سکیں۔

اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے۔ کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۴)

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

—○—

میرے والد محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی

محترمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم

۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء کا دن ہم کبھی بھول نہیں سکتے۔ یہی وہ المناک دن ہے۔ جبکہ ہمارے پیارے ابا جان ہمیں داغ مفارقت دیکر محبوب حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے پیارے اباجی مرحوم کو ہمیشہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جاتے ہوئے دیکھا۔ جون کی چلچلاتی دھوپ ہو یا دسمبر کی یخ بستہ۔ آندھی چل رہی ہو ان کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی کہ نماز مسجد میں ادا کروں۔ ہمارے گھر سے مسجد مبارک کافی فاصلہ پر ہے۔ مگر مرحوم ہمیشہ جمعہ کے روز پیدل وہاں جایا کرتے۔ اور پھر واپس آکر خطبہ کا خلاصہ بتایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں اذان سے بہت پہلے مسجد میں جانے کی تیاری شروع کر دیتا ہوں اور استغفار کرتا رہتا ہوں۔ ہم سوچتے کہ ان کے کون سے ایسے گناہ ہیں۔ جو وہ اتنا استغفار کرتے رہتے ہیں۔ ان کے عمل و زبان سے تو آج تک کسی کو شکایت کا موقعہ ہی نہ ملا۔ نہ ہی ہم نے ان سے کسی کے خلاف شکوہ یا شکایت سنی۔

ہماری ایک ہمسائی نے بتایا کہ اگر ہمیں صبح وقت کا اندازہ کرنا ہوتا تو ہم بی ٹی صاحب کے گھر دیکھ لیتے۔ اگر بجلی جل رہی ہوتی تو سمجھ لیتے کہ اذان ہو گئی ہے۔ کیونکہ بی ٹی صاحب نماز کے لئے ضرور اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

تمام زندگی درس و تدریس میں گزری۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے ہزاروں شاگرد ہیں۔ کچھ عرصہ جامعہ نصرت میں بھی پڑھاتے رہے۔ دینی مشاعروں کے لئے نظمیں بھی لکھتے۔ آخر دم تک ان کے ہاتھ میں قلم رہا۔ آخری ایام میں نظر کی کمزوری کی وجہ سے خود زیادہ لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے۔ پھر بھی اپنی انگریزی کتاب In the Company of Promised Messiah کا بقیہ حصہ مکمل کرنے میں مصروف رہے جس میں حضرت خلیفہ اول کے حالات تک لکھائی تھی کہ موت کا پیغام آگیا۔

مرحوم اعلیٰ پایہ کے استاد بھی تھے۔ اور ہونہار شاگرد بھی تھے۔ فرماتے تھے ۱۹۰۶ء میں میں نے مڈل سکول جگراؤں میں داخلہ لیا۔ جماعت ششم کا سالانہ امتحان ہوا تو میں اپنی کلاس میں تمام مضامین میں اول رہا۔ چنانچہ ہیڈ ماسٹر نے انسپکٹر مدارس سے معائنہ کے وقت ان کے ہاتھ سے مجھے سات روپے بطور انعام دلوائے انسپکٹر صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ اس رقم کو کس طرح خرچ کرو گے۔ تو میں نے جواب دیا کہ کتابیں خریدوں گا۔ چنانچہ اگلی کلاس کی بعض کتابیں میں نے خرید لیں۔

فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تینوں خلافتوں کا زمانہ دیکھا ہے اور ہمیشہ اٰمنّا و صدّقنا پر عمل پیرا رہا ہوں۔ خلیفۂ وقت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۴۷ء میں جب پاکستان آئے تو کراچی میں قیام کیا۔ ابھی باقاعدہ مرکز نہیں بنا تھا۔ ملکی حالات دگرگوں تھے ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیغام ملا کہ "بی ٹی صاحب ساری عمر میرے ساتھ رہے۔ اب آپ کراچی میں ہیں اور میں ربوہ میں۔" آپ نے یہ سننا تھا کہ فوراً روانگی کے لئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ شام کو کراچی سے روانہ ہو چکے تھے

ساری زندگی درویشانہ گزاری۔ خود بھی سادہ زندگی بسر کرتے۔ اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ زیادہ خواہ کسی چیز میں ہو پسند نہ کرتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ پانی بھی دیکھ بھال کر خرچ کرو۔ ہر نعمت کے شکر گزار رہتے۔ مہمان نوازی کا بہت شوق تھا۔ جلسے کے مہمانوں کو خاص نعمت خیال کرتے۔ فرماتے کہ یہ میرے نہیں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہیں۔

سب کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ اپنے شاگردوں کا ذکر بہت پیار سے کرتے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا یہ عالم تھا کہ حضورؐ کی کوئی بات بھی ہوتی تو آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات بتاتے رہتے۔

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم اس باپ کی اولاد ہیں۔ جن کا ہاتھ بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک میں تھا۔ شرف بیعت کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۷ء میں جب ساتویں جماعت میں تھا تو میرے متعلق میرے بڑے بھائی برادرم چوہدری نعمت اللہ صاحب گوہر نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھے قادیان پڑھنے کے لئے چلے جانا چاہیئے چنانچہ میں ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء کو گھر سے چلا اور ۲۳ اگست کو ایک بجے کے قریب قادیان پہنچ گیا۔ اور مہمان خانے میں ٹھہرا۔ حاجی شہاب الدین صاحب ایک بزرگ لدھیانہ کے تھے۔ انہوں نے چند کلمات محبت سے کہے جو میری تسلی و تشفی کا موجب ہوئے۔ غسل کر کے اور کپڑے بدل کر میں نماز عصر سے پہلے مسجد مبارک میں جا پہنچا۔ اس زمانہ میں مسجد مبارک بہت چھوٹی تھی۔ جس میں ۵-۶ آدمی بمشکل ایک صف میں کھڑے ہوتے۔ اس وقت میری عمر ۱۵ سال کے قریب تھی۔ مسجد میں میں نے پوچھا کہ حضرت صاحب کونسے ہیں مجھے بتلایا گیا کہ حضرت صاحب ابھی تشریف نہیں لائے تھوڑی دیر بعد حضور تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر تک جائے نماز پر تشریف فرما رہے باتیں ہوتی رہیں۔ جو بیعت کرنے والے دوست ہیں وہ آگے آجائیں۔ چنانچہ خاکسار حضور کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا۔ حضور پُر نور کے دست مبارک پر میرا ہاتھ تھا۔ حضور نے بیعت کے الفاظ دہرائے میں بھی ساتھ ساتھ دہراتا جاتا تھا۔ وہ ایک عجیب کیفیت تھی جس کو الفاظ میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔ بیعت کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ میرے ساتھ جو دوست تھے۔ ان کے ہاتھ میرے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کے اوپر تھے۔ یہ ۲۳ اگست ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے۔ اس سے قبل تحریری بیعت ۱۹۰۶ء میں کی تھی۔

وفات سے دو تین دن قبل میں نے ان سے کہا ابا آپ کے کوٹ کی جیب میں جلسہ سالانہ کا سٹیج ٹکٹ ہے۔ فرمانے لگے ہاں اسکو سنبھال کر رکھو یہ ریکارڈ رہے گا۔ اور جب میرے حالات لکھے جائیں گے تو اس میں یہ آئے گا کہ ہر سال مجھے صحابی ہونے کی وجہ سے سٹیج ٹکٹ ملا کرتا تھا۔ یہ الفاظ بڑی عاجزی سے اظہار تشکر کے طور پر کہے۔ میں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ کہ ابا اگلے سال بھی آپکو انشاءاللہ ٹکٹ ملے گا۔ مگر قدرت کو تو معلوم تھا کہ یہ آخری ٹکٹ ہے۔

ساری عمر بہت مضبوط دل و دماغ کے مالک رہے وفات سے چند دن قبل نمونیہ ہو گیا ساتھ ہی دل کی تکلیف شروع ہو گئی۔ جو بچے سرہانے کھڑے تھے انہیں دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا جنتیوں کو نوجوان خادم مہیا کئے جائیں گے۔ لحظہ بلحظہ تکلیف میں زیادتی ہوتی گئی بالآخر ۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء کو بوقت پونے تین بجے صبح اللہ کے حضور حاضر ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آخر میں تمام احمدی بہنوں بھائیوں سے التجا کرتی ہوں کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین یا الٰہی۔ مرحوم کے ایک شعر پر اس مضمون کو ختم کرتی ہوں

مرنے والے چل دیئے زندوں کی تو دل کچھ نہ پوچھ
ہوں خدا کی رحمتیں تربت پہ تیری صبح و شام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادرک کی کاشت

مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب ظفر ایم ایس سی آنرز (زراعت)

ادرک جسے انگریزی میں جنجر (Ginger) کہتے ہیں۔ اس کا سائنسی نام Zingiber officinale ہے اور اس کا آبائی وطن جنوب مشرقی ایشیا ہے۔

ادرک کی ضرورت اور اہمیت:

یہ ایک مصالحہ دار سبزی ہے اور اس کا استعمال موسم سرما میں بکثرت ہوتا ہے۔ یہ نظام ہضم کو درست رکھتا ہے اور انسان کو ریح اور قولنج کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے اسی لئے بہت سی ادویات اور مشروبات میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۷۱ء سے قبل پاکستان میں ادرک کی ضروریات ملک کے مشرقی حصہ سے پوری کی جاتی تھیں لیکن اب ملکی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ تقریباً تمام کا تمام دوسرے ملکوں سے کثیر زرمبادلہ خرچ کر کے منگوایا جاتا ہے۔ اس لئے اس فصل کی اہمیت کے پیش نظر اس فصل پر تحقیقاتی کام چند سال قبل شروع کیا گیا ہے جس میں کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے یہ فصل ہمارے ملک کے نیم پہاڑی علاقوں یعنی سون ویلی کہوٹہ، مری، سانگراں، جھرہ پانی، شکر گڑھ اور گجرات میں کامیاب ثابت ہوئی ہے۔

آب و ہوا:

ملک میں کئے گئے تجربات سے پتہ چلا ہے کہ ایسے کھیتوں سے زیادہ پیداوار حاصل ہوئی ہے جن میں صبح کے وقت دھوپ لیکن دوپہر اور بعد دوپہر درختوں کا سایہ رہتا ہے اس کے علاوہ سطح سمندر سے ۳۰۰۰ فٹ سے ۵۰۰۰ فٹ بلند علاقوں کے باغات میں جہاں پودوں کے درمیان گھنا سایہ نہ ہو ادرک کی کاشت کامیاب رہتی ہے۔

زمین کا چناؤ ۔ تیاری و کھاد:

ادرک کے لئے زرخیز ریتلی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اور ہوا کا گزر اچھا ہو بہتر ہوتی ہے۔ زمین کا گہرا ہونا بھی اس فصل کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اس کے لئے زمین کی پی ایچ ۶۰۰ سے ۶/۵ کے قریب ہونی چاہئے۔ کلر اور سیم زدہ زمین اس کے لئے غیر موزوں ہوتی ہے جن کھیتوں میں آبپاشی کے بعد پانی جلد جذب نہ ہوتا ہو، وہ بھی اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔ کاشت سے دو ماہ پہلے زمین کو اچھی طرح ہموار کر کے اس میں ۲۵-۳۰ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد اور ۲۵-۳۰ من جپسم (Gypsum) فی ایکڑ ڈال دیں اور ۲-۳ بار ہل چلا دیں اور کھیت کو خوب اچھی طرح ہموار کر لیں اس کے بعد آبپاشی کریں۔ وتر آنے پر کھیت میں مزید ۲-۳ بار ہل اور سہاگہ چلا کر زمین تیار کر لیں۔ اسی دوران میں فی ایکڑ ۲ بوری سپر فاسفیٹ اور ایک بوری امونیم سلفیٹ بھی کھیت میں ملا دیں۔

وقت کاشت و برداشت:

ادرک کی کاشت کا موسم آخر مارچ سے آخر اپریل تک ہے اور اس کی برداشت نومبر۔ دسمبر میں ہوتی ہے جبکہ فصل میں پھول آنے لگتے ہیں اور اس کے تنے مرجھانے لگتے ہیں۔

شرح بیج:

ایک ایکڑ ادرک لگانے کے لئے ۱۰-۱۵ من عمدہ ادرک درکار ہوتا ہے۔ کھیتوں سے دسمبر۔ جنوری کا حاصل شدہ ادرک ہی تین چار ماہ کے بعد استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اس کا بیج بازار سے بآسانی دستیاب ہے۔ بیج کے لئے یہ احتیاط لازمی ہے کہ یہ صحت مند ہو اور زخمی نہ ہو۔ ۲۵-۳۰ گرام وزنی ادرک کی گٹھیاں جن پر ایک یا دو آنکھیں ہوں بیج لگانے کے لئے منتخب کی جائیں۔

طریقہ کاشت:

کاشت کے لئے ۹-۲ فٹ چوڑے اور ۱۵-۱۸ فٹ لمبے کیارے بنائے جائیں اور ان کیاروں کے چاروں طرف جنتر، ڈھانچہ، ارہر یا سن کا بیج بو دیں تاکہ ادرک کے پودوں کو سایہ مہیا رہے اور فصل گرم لو سے محفوظ رہے قطاروں کا درمیانی فاصلہ دو فٹ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ۶-۹ انچ رکھیں اور بیج کو زمین میں ۱½ سے ۲ انچ گہرا دبا دیں۔ کاشت کے فوراً بعد کھیت میں کماد کی کھوری یا درختوں کے پتے بکھیر دیں تاکہ گرم موسم میں زمین کا وتر جلد خشک نہ ہو جائے۔

آبپاشی:

کھیت میں آبپاشی کا نظام اس طرح رکھیں کہ ایک نالی آبپاشی کے لئے اور اس سے اگلی نالی کو آبپاشی کے لئے بھی اور کھیت سے بارش کا فالتو پانی نکالنے کے لئے بھی بنائیں۔ فصل کی ہلکی آبپاشی ہر ہفتہ کریں۔

گوڈی اور مٹی چڑھانا:

ادرک کی فصل سے جڑی بوٹیاں ختم کرنے کے لئے دو تین بار گوڈی کریں اور گوڈی کرتے وقت پودوں کو مٹی چڑھائیں۔

بیج کیلئے ادرک کا ذخیرہ کرنا:

ادرک جلد خراب ہو جانے والی چیز ہے اس لئے ضروری ہے کہ جو ادرک بطور بیج ذخیرہ کرنا ہو اسے احتیاط سے رکھا جائے تاکہ کاشت کرتے وقت اگاؤ اچھا ہو۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ دسمبر جنوری کا کاٹا ہوا ادرک ہی ماہ مارچ اپریل میں لگانا پڑتا ہے اس لئے اس کو ذخیرہ کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اپنی ضرورت کے مطابق ایک ٹھنڈی اور سایہ دار جگہ پر گڑھا کھود لیا جائے۔ اس میں گنڈیوں کو ذخیرہ کرنے سے قبل ڈائی تھین ([illegible]) یا سیریسان (Ceresan) کے محلول میں (۵۰ گرام فی ۵۰ لیٹر پانی) ایک ایکڑ کے بیج کو تقریباً آدھ گھنٹہ ڈبو کر نکال لیں اور پھر سایہ میں خشک کر لیں۔ اور پھر اسے گڑھے میں ڈال دیں۔ بیج کے اوپر ۶ انچ جگہ چھوڑ کر ایک لکڑی کا تختہ رکھیں جس میں ہوا نکلنے کے لئے سوراخ ہو اس سوراخ کو چھوڑ کر تختہ کے باقی سارے حصہ کو گارے سے بند کر دیں۔ اس گڑھے کو بوائی سے ایک ہفتہ پہلے کھول دیں۔ ایسا ذخیرہ کیا ہوا بیج اچھا اگاؤ دیتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی کمرے یا چھپر کے کونے میں ½ انچ ریت کی تہہ لگا دی جاتی ہے اس کے اوپر گنڈیوں کی ایک تہہ لگا دی جاتی ہے اس پر ایک ریت کی تہہ اور پھر گنڈیاں لگا دی جاتی ہیں اس طرح تین چار تہیں لگا دی جاتی ہیں۔ تین ہفتہ کے بعد گنڈیوں کو نکال کر دیکھا جاتا ہے۔ گلنے والی گنڈیاں علیحدہ کر دی جاتی ہیں، باقی کو اسی طرح دبا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بیج اپریل تک ایسے بچا رکھا جاتا ہے۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فصل کو کاٹے بغیر ہی چھوڑ دیا جاتا ہے اور اس کو خشک پتوں سے ڈھانپ دیا جاتا ہے اور یہی فصل اگلے موسم میں فصل کے بونے کے کام آتا ہے۔

پیداوار:

ادرک کی فی ایکڑ پیداوار ۱۰۰ سے ۱۵۰ من تک ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ چونکہ بازار میں ادرک بہت مہنگا ہے اس لئے کاشت پہلے سال ۲ سے ۵ مرلہ شروع کریں تاکہ کامیابی کی صورت میں اگلے سال رقبہ بڑھایا جا سکے۔

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۱۸۶۵۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان جس کی رسیدات ۵۱ تا ۹۶ جاری ہو چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور حلقہ سمن آباد سے گم ہو گئی ہے لہذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی دوست کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں۔ اگر کسی صاحب کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال (آمد) کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

درخواست ہائے دعا

محترمہ امینہ نصیر صاحبہ آف راولپنڈی کی طرف سے چٹھی موصول ہوئی ہے کہ میری بیٹی عزیزہ فضیلت نصیر نے ۶ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ پڑھ لیا ہے اور اس خوشی میں اس نے اپنی جیب سے مساجد فنڈ دیا ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

میری والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(مستری محمد اکبر دارالیمن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سوس احمدی خاتون کی وفات

(مکرم شیخ ناصر احمد صاحب زیورک۔ سوئٹزرلینڈ)

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ جنہوں نے جولائی ۱۹۵۲ء میں بیعت کی تھی، زیورک کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں کئی ہفتے زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

یہ عظیم صدمہ خاکسار کو ایسی حالت میں پہنچا جبکہ خاکسار خود ایک میجر آپریشن کے بعد ایک دوسرے ہسپتال میں پڑا تھا۔ ہم دونوں ایک ہی دن یعنی مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو دو مختلف ہسپتالوں میں داخل ہوئے تھے۔

مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا بہت شوق بلکہ جوش تھا جس کا اظہار مختلف رنگوں میں عملی طور پر ہوتا رہا۔ اسلام سے غفلت انہیں سخت دکھ دیتی تھی۔ لٹریچر کی اشاعت، رسالہ "اسلام" کی تیاری و ترسیل، جرمن زبان کے پہلے ترجمہ قرآن کریم کی پروف ریڈنگ اور اسی طرح دوسرے امور میں میرا ہاتھ بٹاتی رہیں۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ میں پہلی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں سالہا سال تک ابتدائی کاموں میں بھی حصہ لیا۔

خاکسار کے ساتھ ان کا تعلق ۲۶ برس تک رہا اور اس عرصہ میں انہوں نے ایک دفعہ بھی اپنی ضمیر کے خلاف کوئی بات نہ کی۔ جس بات کو اپنے خیال میں صحیح سمجھا اس کی قول اور عمل سے پورے زور کے ساتھ تائید کی۔ ناانصافی اور حق تلفی اور ظلم کو بالکل برداشت نہ کر سکتی تھیں۔ سچائی کی حمایت اور انصاف کی تائید دو ایسے اصول تھے جن پر سختی سے عمل کیا کرتی تھیں۔ وفات سے ایک روز قبل خاکسار اپنے ہسپتال سے اجازت لے کر پہلی دفعہ انہیں دیکھنے گیا۔ اس روز حالت اچھی نہ تھی تاہم مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ جب میں اپنے ہسپتال واپس آنے لگا تو آخری فقرہ جو ان کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا (جرمن زبان میں)

"میں احمدی مسلمان ہوں"

اگلے روز خاکسار پھر انہیں دیکھنے گیا لیکن اس روز حالت بہت تشویشناک تھی۔ ادویہ کے زیر اثر خوابیدگی کا عالم تھا۔ اس وقت بات کرنے کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ کچھ دیر ان کے پاس ٹھہرنے اور ان کی صحت کے لئے دعا کرنے کے بعد خاکسار پھر اپنے ہسپتال واپس آ گیا۔ اسی شام یعنی ۱۰ دسمبر کو ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ جس کا علم خاکسار کے لئے شدید اور گہرے صدمہ کا باعث بنا۔ مورخہ ۱۳ دسمبر احمدی احباب، دوسرے رشتہ دار اور واقف احباب قبرستان میں جمع ہوئے جہاں مکرم برادرم وسیم مہدی صاحب امام مسجد زیورک کی قیادت میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب جماعت نے ان کی لمبی بیماری اور اس صدمہ عظیم کے موقعہ پر نہایت اخلاص، محبت اور تعاون کا عملی ثبوت دیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور جنت میں ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ خاکسار کو سب سے زیادہ ڈھارس اس تار نے بندھائی جس کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں خاکسار سے اظہار تعزیت فرمایا:۔

"آپ کی اہلیہ ثریا کی وفات کا گہرا صدمہ ہوا۔ اناللہ۔ دلی تعزیت اور ہمدردی کے جذبات کو قبول کیجئے۔ خدا تعالیٰ آپ کو صبر کی توفیق دے۔
خلیفۃ المسیح"

خاکسار کو بے شمار خطوط ہمدردی اور تعزیت کے موصول ہو رہے ہیں۔ میں سب احباب کرام کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

گمشدہ سامان کے مالکان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل اشیاء جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر گم ہوئیں اور جلسہ سالانہ کے بعد دفتر ہذا میں پہنچ گئیں۔ مالکان اپنی گمشدہ اشیاء کا مطالبہ کرتے وقت اپنی زیر مطالبہ چیز کی شناخت بھی تحریر فرمائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

۱۔ ایک مکمل بستر مع بستر بند
۲۔ جوتے زنانہ بچگانہ ۹ جوڑے
۳۔ " " ایک ایک ۱۸
۴۔ ایک عدد ٹفن
۵۔ جگ
۶۔ کرمنڈلی
۷۔ دیگچی بغیر ڈھکن
۸۔ دو ڈبے دھات
۹۔ ڈھکن ٹفن ۲ عدد
۱۰۔ بوتل پلاسٹک
۱۱۔ فیڈر
۱۲۔ پرس ۵ عدد
۱۳۔ ایک عدد خول عینک
۱۴۔ کی رنگ
۱۵۔ چادریں مختلف
۱۶۔ ٹوکری پلاسٹک ۲ عدد
۱۷۔ گرم اونی سیٹ بچگانہ
۱۸۔ دوپٹے ۱۰ عدد مختلف رنگ
۱۹۔ گرم اونی ٹوپی و سوتی ۸ عدد
۲۰۔ عینک دو عدد
۲۱۔ پیکون ایک عدد
۲۲۔ قمیص سوتی ایک عدد
۲۳۔ غلاف تکیہ ۲ عدد
۲۴۔ میز پوش ۳ عدد
۲۵۔ دستر خوان ۲ عدد
۲۶۔ رومال ۱۲ عدد
۲۷۔ نقاب برقعہ ۲ عدد
۲۸۔ بچگانہ شلوار قمیص فلیٹ
۲۹۔ شلوار دو عدد
۳۰۔ سکارف ایک عدد
۳۱۔ پاجامے ونکر ۵ عدد
۳۲۔ " گرم ۲ عدد
۳۳۔ مفلر ۷ عدد
۳۴۔ جراب ۱۲ عدد
۳۵۔ بنیان ایک عدد
۳۶۔ بچگانہ سویٹر ۴ عدد
۳۷۔ تولیہ ایک عدد
۳۸۔ پگڑی پرانی ایک عدد
۳۹۔ دستانہ ایک عدد
۴۰۔ شلوار قمیص فلیٹ
۴۱۔ پلیٹ لوہا چینی
۴۲۔ چابیاں ۳ گچھے
۴۳۔ کپڑا فلیٹ برقعہ
۴۴۔ کپڑا ایک ٹکڑا فلیٹ
۴۵۔ " " " "
۴۶۔ " " " "
۴۷۔ " " " "

ضروری تصحیح

الفضل ۱۳ فروری کے صفحہ ۲ پر جو فہرست صدقہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۲ پر مکرم و محترم مبارک احمد صاحب پراچہ کے نام کے ساتھ سہواً "مرحوم" کا لفظ لکھا گیا ہے۔ مکرم پراچہ صاحب خدا کے فضل سے زندہ اور ہر طرح بخیریت ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار گلے میں ٹانسلز کی وجہ سے شدید تکلیف میں مبتلا ہے نیز میرا بھائی امتحان دے رہا ہے۔ احباب میری صحت کاملہ اور میرے بھائی کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(سلیم الحق خان۔ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ)

۲۔ مکرم داؤد احمد صاحب علوی قائد مجلس گوٹھ عطا محمد علوی کو ایک حادثہ کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ جلد اور کامل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(انور ندیم علوی ایڈووکیٹ۔ قائد خدام الاحمدیہ ضلع نوابشاہ)

۳۔ مکرم ناظر علی خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۶۰ ر ب کھیم سنگھ عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(جمال الدین مربی سلسلہ احمدیہ چک ۱۹۲ ر ب لاٹھیانوالہ فیصل آباد)

۴۔ مکرم ملک محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں لیکن اب بیماری زیادہ ترقی کرتی نظر آتی ہے۔ خاکسار احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (ملک محمد اسحاق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۵۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفایابی کے ساتھ عمر دراز سے نوازے۔ آمین
(محمد اکرم 2/2 ج انگوری باغ ہاؤسنگ سکیم۔ لاہور)

فہرست صدقہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم دسمبر ۱۹۷۸ء تا ۱۰ / جنوری ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

۲۷۶- چوہدری نعیم احمد صاحب	حیدرآباد	۲۰—۰۰
۲۷۷- طارق زید صاحب	″	۱۰۰—۰۰
۲۷۸- لطیف الرحمٰن صاحب طارق ابن حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب کراچی		۱۰۰—۰۰
۲۷۹- شیخ صلاح الدین صاحب	پشاور	۱۰—۰۰
۲۸۰- کرنل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب	″	۳۰—۰۰
۲۸۱- ڈاکٹر خواجہ محمود احمد صاحب	″	۱۰—۰۰
۲۸۲- مرزا منظور احمد صاحب	″	۱۰۰—۰۰
۲۸۳- زوجہ صاحبزادہ صدیق احمد صاحب	″	۱۲—۰۰
۲۸۴- والدہ صاحبہ عبدالباسط صاحب	″	۱۵—۰۰
۲۸۵- بیگم صاحبہ ظفراللہ خان صاحب	″	۲۰—۰۰
۲۸۶- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ کرتو		۲۲—۰۰
۲۸۷- ملک محمد قاسم صاحب مجوکہ	بھیرہ	۱۰—۰۰
۲۸۸- مرزا نسیم احمد صاحب	ملتان	۱۰—۰۰
۲۸۹- بیگم صاحبہ سید محمد صادق صاحب	″	۲۰—۰۰
۲۹۰- میاں عبدالرحمٰن صاحب	″	۲۰—۰۰
۲۹۱- شیخ افتخار احمد صاحب	″	۳۰—۰۰
۲۹۲- سلیم احمد صاحب ظفر	″	۱۰—۰۰
۲۹۳- نائب صوبیدار عبدالرشید صاحب	″	۱۰—۰۰
۲۹۴- ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب	″	۲۰—۰۰
۲۹۵- اقبال بیگم صاحبہ والدہ ریاض احمد صاحب	″	۱۰—۰۰
۲۹۶- چوہدری اشفاق احمد صاحب	″	۲۰—۰۰
۲۹۷- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ جہلم		۳۵—۰۰
۲۹۸- ″ ″ ″	بہاولپور	۱۸۷—۷۵
۲۹۹- امۃ اللہ حفیظ صاحبہ	تربیلا ڈیم	۱۰—۰۰
۳۰۰- محمد خلیل صاحب قریشی سیکرٹری مال سکھیکی		۱۰—۰۰
۳۰۱- عبدالوحید صاحب بنگش	کوہاٹ	۱۰—۰۰
۳۰۲- امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحیم سلیم صاحب کوئٹہ		۱۰—۰۰
۳۰۳- سید عبدالباسط شاہ صاحب	″	۱۰—۷۵
۳۰۴- مرزا جاوید اقبال صاحب	″	۱۰—۰۰
۳۰۵- راج بھری صاحب	″	۱۰—۰۰
۳۰۶- رفیع احمد صاحب فاروقی	″	۱۰—۰۰
۳۰۷- شوکت ملک صاحبہ بنت ملک محمد عبدالرحمٰن صاحب	″	۱۵—۰۰
۳۰۸- امۃ الامین صاحبہ	چونیاں ضلع قصور	۵۰—۰۰
۳۰۹- عبدالقدوس صاحب	″ ″	۲۰—۰۰
۳۱۰- لجنہ اماء اللہ جیکب آباد		۵۰—۰۰
۳۱۱- مرزا احمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ چوکنانوالی		۱۵—۰۰
۳۱۲- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ داسے کور		۱۲—۰۰
۳۱۳- چوہدری وقار احمد صاحب ناصر	جھنگ صدر	۱۰—۰۰
۳۱۴- ″ محمد شفیع صاحب تمباکو ڈیلر	″	۱۰—۰۰
۳۱۵- عزیز احمد سعید احمد صاحبان پسران علاؤالدین صاحب	″	۱۲—۰۰
۳۱۶- چوہدری الطاف حسین صاحب	بھلوال	۲۰۰—۰۰
۳۱۷- مسعود احمد صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی		۶۰—۰۰
۳۱۸- محمد اقبال صاحب چک ۱۱ جنوبی سرگودھا		۲۱۸—۰۰
۳۱۹- رفیق احمد صاحب	ترسکہ	۱۰—۰۰
۳۲۰- چوہدری محمد خان صاحب چاہ بھاگووالہ ملتان		۲۰—۰۰
۳۲۱- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ شیخوپورہ		۸۹—۶۳
۳۲۲- غلام فاطمہ صاحبہ	شادیوال	۱۰—۰۰
۳۲۳- چوہدری فتح محمد صاحب ڈائریکٹر آڈٹ لاہور منجانب نبی اللہ صاحب مرحوم، والدہ صاحبہ، برادران، ہمشیرگان		۱۰۰—۰۰
۳۲۴- عنایت اللہ صاحب گھوچلی جھنڈیر ضلع شیخوپورہ		۱۰۰—۰۰
۳۲۵- ذوالقرنین صاحبہ	ڈسکہ	۲۰—۰۰
۳۲۶- ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ	مانگٹ اونچے	۱۰۰—۰۰
۳۲۷- لجنہ مرکزیہ ربوہ منجانب لجنہ کوٹھ غلام محمد جیمہ		۱۰—۰۰
۳۲۸- خلیل احمد صاحب شہداد پور		۱۰—۰۰
۳۲۹- محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال پیرمحل		۲۰—۰۰
۳۳۰- میاں محمد بشیر صاحب لدھیان ہدایت اللہ صاحب اسلامیہ پارک لاہور		۲۰۰—۰۰
۳۳۱- انوری بیگم صاحبہ	ملتان	۲۰—۰۰
۳۳۲- بیگم صاحبہ چوہدری عبدالشکور صاحب	″	۳۵—۰۰
۳۳۳- سید سعادت علی صاحب	″	۱۵—۰۰
۳۳۴- پروفیسر مبارک احمد صاحب مجوکہ	″	۵۰—۰۰
۳۳۵- منیر احمد صاحب سالوکس	″	۲۰—۰۰
۳۳۶- صوبیدار محمد عبداللہ صاحب	″	۱۰—۰۰
۳۳۷- میاں شمس الاسلام صاحب	″	۵۰—۰۰
۳۳۸- انیس احمد صاحب	″	۱۰—۰۰
۳۳۹- میاں محمد اکرم صاحب	″	۲۰—۰۰
۳۴۰- میاں محمد اشرف صاحب	″	۲۰—۰۰
۳۴۱- محمود الحق صاحب	″	۲۰—۰۰
۳۴۲- جمیل احمد صاحب جاوید	″	۱۰—۰۰
۳۴۳- حبیب احمد صاحب از نائیجیریا		۱۰۰—۰۰
۳۴۴- والدہ صاحبہ شیخ لطیف الرحمٰن صاحب لاہور چھاؤنی		۲۵—۰۰
۳۴۵- کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ محمد جمیل صاحب تبسم گوڑیالہ		۲۰—۰۰
۳۴۶- سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ		۸۷—۸۰
۳۴۷- ″ ″ ″ دارالعلوم شرقی	″	۱۰—۰۰
۳۴۸- والدہ صاحبہ عبدالشکور صاحب	کراچی	۱۰—۰۰
۳۴۹- مسز چغتائی صاحبہ	″	۲۰—۰۰
۳۵۰- شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی		۱۰—۰۰
۳۵۱- امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مقبول احمد صاحب کراچی		۱۰۰—۰۰
۳۵۲- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ شورکوٹ چھاؤنی		۱۰—۰۰
۳۵۳- طاہرہ بیگم صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ بذریعہ چوہدری عطاء اللہ صاحب		۱۰—۰۰
۳۵۴- بلقیس بیگم صاحبہ	″ ″ ″ ″ ″ ″	۵۰—۰۰
۳۵۵- کیپٹن چوہدری نصیر احمد صاحب	″ ″ ″ ″ ″	۱۰—۰۰
۳۵۶- بیگم امینہ عنایت صاحبہ	کراچی	۳۰—۰۰
۳۵۷- بیگم ثریا لطیف الرحمٰن صاحب	″	۲۰—۰۰
۳۵۸- بذریعہ بشارت احمد صاحب امروہی دارالصدر جنوبی ربوہ		۲۰—۰۰
۳۵۹- شمیم اختر صاحبہ معرفت حکیم عبدالواحد صاحب ربوہ		۵۰—۰۰
۳۶۰- نصرت جبین اختر صاحبہ بنت وارنٹ آفیسر عبدالمجید صاحب دارالرحمت غربی - ربوہ		۱۰—۰۰
۳۶۱- آغا نصیر احمد خان صاحب چک 5/P رحیم یار خان		۵۰—۰۰
۳۶۲- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۲۸—۲۵
۳۶۳- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ کینٹ		۸۰—۰۰
۳۶۴- میجر ظفر علی صاحب	اوکاڑہ	۱۱—۰۰
۳۶۵- کیپٹن محمود احمد صاحب	″	۱۱—۰۰
۳۶۶- فاروق احمد صاحب	″	۱۱—۰۰

(باقی)

ضروری اعلان برائے امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

خواتین کی وصایا پر نظرِ ثانی کے نتیجہ میں بعض موصیات کو ازسرِنو وصیت کرنے کے بارہ میں لکھا جارہا ہے۔

تمام موصیات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اُن کی وصایا کی منظوری کی بنیاد وہ مالی قربانی بھی ہے جو وصیّت کرتے وقت اُنہوں نے پیش کی تھی۔ اگر بعدازاں اُن کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ یا آمد میں کوئی بھی تغیر ہو چکا ہو تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اب فوری طور پر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو اپنا پورا پتہ مع زوجیت/ولدیت و وصیت نمبر لکھ کر اس تغیّر سے مطلع فرمادیں تا نظرِ ثانی کے وقت ان کی اس اطلاع کو مدِنظر رکھا جائے۔

بصورتِ دیگر اگر باوجود کسی بھی تغیّر یا تبدیلی کے اس کی اطلاع فوری طور پر دفتر وصیت کو نہ دی گئی تو بالکل ممکن ہے کہ بعد میں کسی وقت جب اُن کی وصایا میں نمایاں قربانی کا عنصر مفقود پایا جائے تو ان کی وصایا کو کالعدم متصوّر کیا جائے۔

تمام اُمراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے سیکرٹریانِ وصایا کے ذریعہ ہر موصیہ تک یہ اطلاع پہنچادیں اور کوئی بھی موصیہ اس سے بے خبر نہ رہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

پچیس فیصد نمائندگان مجلس مشاورت تیس سال سے کم عمر کے ہونے چاہئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ:-

"ایک چوتھائی نمائندگی تیس سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے"

جملہ امراء جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ نمائندگان کے انتخاب اور ان کی اطلاعات بھجواتے وقت حضور کے اِس ارشاد کو پیشِ نظر رکھا جائے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

دعائے مغفرت

میرے خالو جان محترم قریشی محمد اسحٰق صاحب سابق جنرل مینجر ماڈرن موٹرز لمیٹڈ مورخہ ۱۱، ۱۲ر فروری ۱۹۷۹ء کی درمیانی شب عارضۂ قلب کی وجہ سے راولپنڈی میں وفات پاگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پاکستان بننے سے قبل پرائیویٹ فرم میں کام کرتے رہے بعدازاں ماڈرن موٹرز سے منسلک ہوگئے۔ ۱۵، ۱۶ سال سابقہ مشرقی پاکستان میں رہے۔ ۱۹۷۱ء میں راولپنڈی میں رہائش اختیار کرلی۔ بچپن میں ہی ماں باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا ماموں نے پرورش کی اور قادیان میں تعلیم دلائی۔ مرحوم حضرت حافظ سید عبدالمجید صاحب مرحوم آف منصوری کے داماد تھے۔ اپنی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا (مکرم محترم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب) چھوڑا ہے جو بیرونِ ملک ہے۔ راولپنڈی میں نماز جنازہ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے پڑھائی جس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۱۳ر فروری کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ کے لان میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی بعدازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نے کرائی۔

فون نمبر ۴۹۲

ریفریجریٹرز۔ ڈیپ فریزرز۔ ایئر کنڈیشنرز اور الیکٹریکل اپلائینسز کی بہترین مرمت اور آٹو میٹک واشنگ مشینز اور بجلی کے پنکھے خریدنے کے لئے

الشفیق ریفریجریشن کالج روڈ ربوہ

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

(شاہد احمد ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی مرحوم اسلام آباد)

جماعتِ احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

امسال جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ر مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱۔ ایجنڈا کے لئے تجاویز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ر تبلیغ ۱۳۵۸ ہش / فروری ۱۹۷۹ء مقرر کی گئی ہے۔ تجاویز حسبِ قواعد جماعتوں کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر اور کثرتِ رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

۲۔ نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء گرامی ۱۰ر امان / مارچ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اِس بات کا اہتمام فرمادیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاسِ عام میں اور حسبِ قواعد ہو۔

۳۔ جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں گذارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو (مقررہ کوٹہ کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جارہا ہے ان کی اطلاعات یکم مارچ تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

میری بچی عزیزہ امۃ الجمیل خلیفہ سلمہا کا نکاح محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے عزیزم مکرم ناصر محمود ابن مکرم عبدالکریم صاحب فورسنز ٹی وی لاہور چھاؤنی کے ہمراہ بعوض بیس ہزار روپیہ حق مہر بروز جمعہ مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۷۹ء بعد از نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ عزیزہ امۃ الجمیل حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحبؓ کی پوتی، حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور محترم خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اِس خاندان کی احمدیت سے وابستگی اور ان کی خدمات کا ذکر فرماکر رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار خلیفہ عبدالمنان 498 F سیٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے خالہ زاد بھائی عبدالرؤف ابن مکرم چوہدری دین محمد صاحب ننگلی محلہ دارالصدر غربی ربوہ کو ۱۳ر فروری مکان کی چھت پر سے گرنے کی وجہ سے سر اور ہاتھ پر چوٹیں آئی ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت سے اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(منیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

وسّع مکانک

محلہ دارالشکر، محلہ نصرت آباد، الوقار کالونی محلہ ناصر آباد میں باموقع موزوں پلاٹس موجود میٹھا پانی۔ بجلی کی سہولت نیز ربوہ کے محلہ جات میں پلاٹس اور مکانات کی خرید و فروخت کے لئے اپنے خادم ادارہ کو یاد فرمادیں۔

ہمدرد پراپرٹی ڈیلرز

چوک رحمت بازار ربوہ۔ فون ۵۴۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴